روزنامہ
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 26-اپریل 2011ء 21 جمادی الاول 1432 ہجری 26 شہادت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 94

زندگی کی حقیقت

جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور سج دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔ (یہ زندگی) اس بارش کی مثال کی طرح ہے جس کی روئیدگی کفار (کے دلوں) کو لبھاتی ہے۔ پس وہ تیزی سے بڑھتی ہے۔ پھر تُو اسے زرد ہوتا ہوا دیکھتا ہے پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں سخت عذاب (مقدر) ہے نیز اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضوان بھی۔ جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا ایک عارضی سامان ہے۔ (سورۃ الحدید آیت 21)

حضرت مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا گیا تاکہ سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو

تقویٰ، طہارت اور پاکیزگی اختیار کرنے والے خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہوتے ہیں

ظاہری الفاظ کچھ چیز نہیں جب تک مومن بیعت کی حقیقت پر پوری طرح کاربند نہ ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22/اپریل 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22/اپریل 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کا یہ فرمانا کہ میں بھیجا گیا ہوں تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سچائی اور ایمان اور تقویٰ کا زمانہ پھر لانا حضرت مسیح موعود کا کام ہے۔ فرمایا کہ پس جب آپ اپنے ماننے والوں کو مخاطب کر کے یہ فرماتے ہیں کہ اے میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو!، تو یہ کام جن کا آپ نے ذکر فرمایا ہے، کرنے والے ہی آپ کے وجود کی سرسبز شاخ بن سکتے ہیں۔ پس ہمیں ہر وقت یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ بیعت کے بعد ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں۔ فرمایا احمدیت کی حقیقی روح تبھی قائم رہ سکتی ہے جب ہم اپنے جائزے لیں کہ ہمارے قول و فعل میں کوئی تضاد تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ صرف دعوؤں سے خوش نہیں ہوتا جب تک کوئی حقیقت ساتھ نہ ہو اور دعویٰ کے ثبوت میں کچھ عملی ثبوت اور تبدیلی حالت کی دلیل نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض بزرگوں کی اولادوں کی دینی حالت کمزور ہوگئی ہے۔ فرمایا کہ ہمیں اپنی حالت سنوارنے کیلئے اپنے بزرگوں کے حالات کی اس نیت سے جگالی کرتے رہنا چاہئے کہ ہمارے سامنے ایک مقصد ہو جس کو ہم نے حاصل کرنا ہے۔ اگر ہم عہد کریں کہ ہم نے اپنے بزرگوں کے نام کو بٹہ نہیں لگنے دینا تو یہ خود اصلاحی کا طریق ہمارے تقویٰ کے معیار کو بلند کرے گا اپنی اصلاح کے ساتھ اپنے بیوی بچوں کی اصلاح بھی کرنی ہوگی، عورتوں کی اصلاح ہو جائے تو اگلی نسلوں کی اصلاح کی بھی ضمانت مل جاتی ہے۔ پس اگلی نسلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کیلئے اپنی حالت کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود جماعت کے اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص و محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے، بعض اوقات جماعت کا اخلاص، محبت اور جوش ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے۔ موجودہ زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے بہت سے لوگ ہیں اور اگلی نسلوں میں بھی یہ روح پھونک رہے ہیں۔ سانحہ لاہور 2010ء کے بعد پاکستان میں خدام الاحمدیہ کی ڈیوٹیوں کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ یہ اخلاص و وفا جوش ایمان کی وجہ سے ہے۔ مزید نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ خدام ان فرائض اور ڈیوٹیوں کے دوران اپنے خدا کو کبھی نہ بھولیں، نمازیں وقت پر ادا ہوں اور ڈیوٹی کے دوران ذکر الٰہی اور دعاؤں سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ، طہارت اور پاکیزگی اختیار کرنے والے خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہوتے ہیں اور وہ ہر وقت نافرمانی کرنے سے ڈرتے اور خوفزدہ رہتے ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجے سے محروم نہیں، ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے حضور انور نے فرمایا کہ اطاعت کے مختلف درجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بننے کے لئے ایک اطاعت ہی ہے جس کی طرف نظر رہے تو اس کے قدم آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ پس نظام جماعت کے چھوٹے سے چھوٹے درجے سے لے کر اوپر تک جو نظام کی اطاعت کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں۔ پس ہر احمدی خدا تعالیٰ کا پسندیدہ بننے کی کوشش کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں عہدیداران جماعت سے بھی یہ کہوں گا کہ وہ خلافت کے حقیقی نمائندے تبھی کہلا سکتے ہیں جب انصاف کے تقاضوں کو خدا تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے پورا کرنے والے ہوں۔ پس ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے عہد بیعت کو قائم رکھنے کے لئے، اپنے ایمان کو قائم رکھنے کیلئے ہر حالت میں صدق اور تقویٰ کا اظہار کرتا چلا جائے۔

آپ فرماتے ہیں۔ جماعت حقیقی طور پر جماعت کہلانے کی تب مستحق ہوسکتی ہے کہ جب بیعت کی حقیقت پر کاربند ہو، ان میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاوے اور ان کی زندگی گناہ اور آلائش سے بالکل صاف ہو جاوے۔ حق اللہ اور حق العباد کو فراخ دلی سے پورے اور کامل طور سے ادا کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود کی خواہشات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کم مدت میں حفظ قرآن کریم

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مدرسۃ الحفظ کے ایک ہونہار طالب علم دانیال یوسف ابن مکرم محمد یوسف صاحب آف بیداد پور ورکاں ضلع شیخوپورہ نے مورخہ 14/اپریل 2011ء کو 7 ماہ اور 27 دن کے قلیل عرصہ میں سبقاً حفظ مکمل کر لیا ہے۔ عزیزم گزشتہ سال اگست میں داخل ہوا تھا اس کامیابی پر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم اور ان کے خاندان کیلئے یہ اعزاز ہر لحاظ سے مبارک فرمائے، مزید کامیابیوں سے نوازے اور صحیح معنوں میں حامل قرآن بنائے۔ آمین

یاد رہے کہ گزشتہ سال حماد احمد زاہد ابن مکرم محمد اظہر صاحب دار الیمن وسطی ربوہ نے مورخہ 24 مارچ 2010ء کو 7 ماہ اور 7 دن کے قلیل عرصہ میں سبقاً حفظ مکمل کر کے ریکارڈ قائم کیا تھا۔

(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

نمایاں کامیابی

مکرم گروپ کیپٹن (ر) امجد احمد صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی عزیزہ حامدہ امجد نے امسال BBA (Hons) میں CGPA 3.86/4.00 حاصل کر کے اپنے Batch میں 2nd پوزیشن حاصل کی ہے اور سلور میڈل کی حقدار قرار پائی ہے۔ موصوفہ کو مورخہ 5 مارچ 2011ء کو اپنی یونیورسٹی PAF-KIET کراچی کی کانووکیشن کے موقعہ پر ڈگری مع سلور میڈل سے نوازا گیا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

تبصرہ

سیدنا حضرت مصلح موعود کے خطابات شوریٰ

جلد اول، دوم از فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

ضخامت جلد اول: 647 صفحات
جلد دوم: 740 صفحات
زیر اہتمام: فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

حسین دینی معاشرہ کی بنیاد باہمی امور مشورہ کے ساتھ انجام دینے پر ہوتی ہے۔ اس بنیادی اصول کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وامرھم شوریٰ بینھم اور پھر آنحضرت ﷺ کو بھی یہ فرمایا کہ شاورھم فی الامر کہ لوگوں کو مشورہ میں شریک کر۔ اس بنیادی اصول اور فرمان الٰہی کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کا یہ مبارک طریق تھا کہ آپ مختلف اجتماعی معاملات میں صحابہؓ سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ ارشاد خداوندی اور سنت نبوی ﷺ کی پیروی میں حضرت اقدس مسیح موعود بھی اپنے رفقاء سے بوقت ضرورت انفرادی یا اجتماعی صورت میں مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ جماعت احمدیہ میں مشورہ کا نظام حضرت مسیح موعود اور خلافت اولیٰ میں عندالضرورت جاری رہا اور انفرادی و اجتماعی مشورہ کی صورت میں دینی مہمات اور ضروری امور سرانجام پاتے رہے۔ تاہم باقاعدہ نظام شوریٰ کا قیام 1922ء میں حضرت مصلح موعود کے ذریعہ ہوا۔ جماعت احمدیہ کی پہلی مجلس شوریٰ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہال میں 16,15/اپریل 1922ء کو منعقد ہوئی جس میں 52 بیرونی اور 30 مرکزی نمائندگان نے شرکت کی۔ حضرت مصلح موعود نے اس شوریٰ سے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے تفصیل کے ساتھ شوریٰ کی غرض و غایت، اہمیت اور ہدایات بیان فرمائیں جو ہمیشہ کے لئے مشعل راہ ہیں۔ حضور نے اپنے اس پہلے خطاب میں مشورہ کے لئے تفصیلی ہدایات سے بھی نوازا کہ کس نیت اور کس طریق پر مشورہ دیا جائے۔ یہ ہدایات اور بعد میں منعقد ہونے والی مجالس شوریٰ میں حضرت مصلح موعود کے خطابات جماعتی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتے ہیں اور اس قیمتی خزانہ کو ایک جگہ اکٹھا کر کے شائع کرنے کی ایک عرصہ سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی 1922ء سے 1960ء تک مجالس شوریٰ میں بنفس نفیس شمولیت فرماتے رہے۔ ان مواقع پر آپ نے قدم بقدم احباب جماعت کی راہنمائی فرمائی، خلیفہ وقت کے مقام کو بیان فرمایا، جماعتی ترقی کے آئندہ پروگراموں کی منصوبہ بندی فرمائی اور جماعت میں نظام شوریٰ کا مضبوط اور مفید نظام رائج فرمایا۔

مجالس شوریٰ کے موقع پر آپ نے بے نظیر فراست و ذہانت اور حیرت انگیز قوت فیصلہ اور اولوالعزمی کا شاندار ثبوت دیا۔

فضل عمر فاؤنڈیشن جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتب، تحریرات اور خطبات و خطابات بہت محنت، جانفشانی اور لگن سے شائع کر کے محفوظ کر رہی ہے اب حضرت خلیفہ ثانی کے خطابات مجلس شوریٰ کو دو جلدوں میں شائع کرنے کا اہم کام سرانجام دیا ہے۔ پہلی جلد 1922ء سے 1935ء کی مجالس شوریٰ کے خطابات پر مشتمل ہے، دوسری جلد 1936ء تا 1943ء کی شوریٰ کے خطابات پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں جلدیں چھپ کر آچکی ہیں اور انشاء اللہ تین جلدوں میں حضرت مصلح موعود کے خطابات کا سیٹ مکمل ہو جائے گا۔

زیر تبصرہ دو جلدوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مجلس شوریٰ سے افتتاحی اور اختتامی خطابات کے ساتھ ساتھ تینوں دن کی وہ کارروائی بھی شامل کی گئی ہے جس میں حضور انور بنفس نفیس موجود تھے۔ خطابات کے ساتھ جو مختصر کارروائی شامل کی گئی ہے اس سے ابتدائی زمانہ کی مجالس شوریٰ کا ماحول، خلیفۃ المسیح کی موجودگی کی اہمیت و افادیت اور نظام شوریٰ کے استحکام اور منظّم ہونے سے متعلق بہت سے امور پر روشنی پڑتی ہے۔ جو تاریخ احمدیت کے حوالے سے بہت اہم اور قابل تعریف کارنامہ ہے۔ حضور انور کے خطابات اور کارروائی کی رپورٹنگ میں ذیلی سرخیاں سجا کر مفید بنایا گیا ہے۔

ہر احمدی شخص چھوٹے بڑے اور مرد اور عورت کے لئے ان کتابوں کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔ ان کتب کی تدوین پر مکرم ناصر احمد شمس صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن اور ان کی انتظامیہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(ایف۔ شمس)

I.A.E.A.

انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی
(International Atomic Energy Agency)
قیام: 1957ء
ارکان: 132 ممالک
مقاصد: ایٹمی طاقت کے پرامن استعمال کو فروغ دینا اور نگرانی رکھنا۔

پیس سمپوزیم سیرالیون

مکرم سعید الرحمٰن صاحب

جماعت احمدیہ سیرالیون کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مؤرخہ 12 فروری 2011ء کو پیس سمپوزیم کے انعقاد کی توفیق ملی۔

الحمدللہ یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا۔ جلسہ سالانہ سے پہلے ہی اس پروگرام کے دعوت نامے تیار کر کے اہم شخصیات اور اعلیٰ افسران کو دئے گئے۔ نیز فری ٹاؤن کی جماعتوں میں بھی لیٹر بھجوائے گے۔ احباب جماعت کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ اسی طرح احمدیہ ریڈیو پر بھی دعوت عام کا اعلان کیا گیا۔ فری ٹاؤن میں Miata کانفرنس ہال میں پیس سمپوزیم کا اہتمام کیا گیا۔

اس کانفرنس کی صدارت مکرم پروفیسر ابوسیسے صاحب وائس چانسلر اینڈ پرنسپل آف جالا یونیورسٹی نے کی۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

مکرم مبارک احمد نذیر صاحب نے Peace and Tolerence کے موضوع پر شاندار تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت ﷺ کی سیرت سے عفو درگزر کے واقعات کی روشنی میں امن کی تعلیم کو واضح کیا۔

انٹر ریلیجیس کونسل (IRC) اور Truth and Reconciliation Council کے سابق چیئرمین بشپ **Humper** صاحب جو کہ ملک میں معروف دانشمند احباب میں شمار ہوتے ہیں نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی عالمی سطح پر امن کے قیام کیلئے کاوشوں کو سراہا۔

ملک کے بہت بڑے سیاسی لیڈر اور مذہبی رہنما الحاج U.N.S Jah نے بھی اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی سیرالیون میں تعلیمی، طبی میدان میں اور امن کے قیام کیلئے عالمی سطح پر خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

کونسل آف امام کے جنرل سیکرٹری الحاجی مدنی کابا کمارا صاحب نے بھی عالمی سطح پر دنیا میں امن قائم کرنے کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کیا اور ملک میں جماعت احمدیہ کے سکولوں میں دین حق کی تعلیمات، اعلیٰ اخلاق، پرامن شہری بننے کی تعلیم کو خراج تحسین پیش کیا۔

اس پروگرام میں بڑے بڑے علماء اور اکابرین حکومت نے کھل کر جماعت کی شاندار خدمات کی تعریف کی اور بتایا کہ ملک کی ترقی اور تعمیر میں احمدیہ جماعت نہایت شاندار کردار ادا کر رہی ہے۔

اسی طرح سامعین میں سے بھی بعض نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کی عالمی سطح پر دنیا میں امن قائم کرنے کی کوششیں قابل تعریف ہیں۔ بعض نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے Peace Conferences پر خطابات کا ذکر کیا کہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لحاظ سے ایسے خیالات پہلے کسی نے بھی بیان نہیں کئے۔

اس پروگرام میں 540 احباب نے شرکت کی دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

اس پروگرام میں وائس چانسلر اینڈ پرنسپل جالا یونیورسٹی پروفیسر ابوسیسے صاحب، ڈاکٹر فدرالدین چیئرمین سیرالیون مسلم کانگرس، سابق چیئرمین SLPP پارٹی الحاج U.N.S JAH، بشپ Humper، الحاج کانجا سیسے سابق منسٹر، حاجہ مریم کمارا پریذیڈنٹ آف اسلامک ویمن آرگنائزیشن، مسز کمارا رجسٹرار ہائی کورٹ، الحاج ڈاکٹر صالیو کمارا لیکچرار فرابے کالج، جنرل سیکرٹری کونسل آف امامز الحاجی مدنی کابا، اہم شخصیات شامل تھیں۔

پیس سمپوزیم کی کارروائی احمدیہ ریڈیو پر Live نشر کی گئی اسی طرح نیشنل SLBC TV نے بار بار ریکارڈنگ نشر کی۔ اور اخبارات میں بھی کارروائی شائع ہوئی۔

صابن/شیمپو کی ایجاد

نہانا دھونا مسلمانوں کی مذہبی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے صابن کا نسخہ ایجاد کیا۔ جو کہ آج بھی استعمال میں ہے۔ اگرچہ پرانے مصریوں اور رومیوں میں ایک خاص قسم کا صابن موجود تھا جو کہ دراصل پومیڈ کی طرح استعمال ہوتا تھا۔ لیکن یہ عرب ہی تھے جنہوں نے ویجی ٹیبل آئل ۔ سوڈیم ہائیڈرو اکسائیڈ اور خوشبودار مصالحوں کو ملا کر موجودہ نہانے کا صابن کا تیار کیا۔ ایک مسلمان جس کا نام محمد تھا نے لندن میں شیمپو متعارف کرایا۔ 1759ء میں اس نے برائٹن کے ساحل سمندر پر نہانے کے حمام قائم کئے۔ 1750ء میں محمد شاہ جارج چہارم اور ولیم چہارم کا شیمپو سرجن مقرر کیا گیا۔

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کو ایک تو اپنے دینی علم میں اضافے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس کو پتہ ہونا چاہئے مَیں کیا ہوں؟ کون ہوں اور کیوں ہوں؟ دوسرے سب سے بڑھ کر یہ کہ ایمان کی سلامتی کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہئے کہ اس کے فضل کے بغیر کوئی بھی کام نہیں ہو سکتا

تمام طاقتور سب طاقتوں اور قدرتوں والے خدا کے سامنے کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے، جس کے علم نے یہ لکھ چھوڑا ہے کہ اللہ والے ہی غالب آیا کرتے ہیں

دنیا کے حالات جس تیزی سے بدل رہے ہیں اور کروٹ لے رہے ہیں یہ احمدیت کے حق میں عظیم نظارے دکھانے والے بننے والے ہیں۔

مکرم تراری مرزوکی صاحب المعروف امام ادریس آف مراکش کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 04- مارچ 2011ء بمطابق 04/امان 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورہ فاطر کی آیات 44-45 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اِن آیات کا ترجمہ ہے کہ زمین میں تکبر کرنا چاہتے تھے اور بُرے مکر کرنا چاہتے تھے۔ اور بُری تدبیر نہیں گھیرتی مگر خود اُس تدبیر کرنے والے کو۔ پس کیا وہ پہلے لوگوں (پر جاری ہونے والی اللہ) کی سنت کے سوا کوئی اور انتظار کر رہے ہیں؟ پس تُو ہرگز اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا اور تو ہرگز اللہ کی سنت میں کوئی تغیر نہیں پائے گا۔ کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ وہ دیکھ لیتے کہ اُن لوگوں کا کیا انجام ہوا جو اُن سے پہلے تھے حالانکہ وہ قوت میں اُن سے بڑھ کر تھے؟ اور اللہ ایسا نہیں کہ آسمانوں یا زمین میں کوئی چیز بھی اسے عاجز کر سکے۔ یقیناً وہ دائمی علم رکھنے والا (اور) قدرت رکھنے والا ہے۔

اگر حضرت مسیح موعود کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں اور ہم اس یقین پر اور ایمان پر قائم ہیں کہ یقیناً آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں کیونکہ ہر آن اللہ تعالیٰ کی تائیدات و نصرت ہم آپ کے شاملِ حال دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو آپ سے وعدے کئے اُنہیں ہم نے پورا ہوتے دیکھا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا آپ سے سلوک ہمارے ایمان اور یقین میں مزید پختگی پیدا کرتا ہے۔ بلکہ آپ کے وصال کے بعد بھی جن باتوں کی آپ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنی جماعت کو اطلاع دی اور ہمیں بتایا ہم اُن باتوں کو بھی پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ ....

بہرحال جماعتیں جب ترقی کرتی ہیں، پھیلتی ہیں تو اس ترقی کو دیکھ کر مخالفین کھلی دشمنیاں کر کے اپنی طاقت کے استعمال سے اور اُن سہاروں کے استعمال سے جن کو وہ بہت طاقتور اور قدرت والا سمجھتے ہیں، اِس ترقی کو روکنے کی ہر طرح کوشش کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اندر ہی اندر مختلف طریقوں سے کمزور ایمان والوں کو کم تربیت یافتہ کو یا کچے ذہنوں کو جو جوانی کی عمر میں پہنچنے والے ہوتے ہیں یا جوانی کی عمر میں قدم رکھا ہوا ہوتا ہے، بڑی چالاکی سے اپنی باتوں کے جال میں پھنسانے کی کوشش کر کے انہیں حق سے دور لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو ایک تو اپنے دینی علم میں اضافے کی کوشش کرنی چاہئے، اُس کو پتہ ہونا چاہئے مَیں کیا ہوں؟ کون ہوں؟ اور کیوں ہوں؟ تا کہ ایسے چھپے دشمنوں کا جواب دے سکیں۔ دوسرے سب سے بڑھ کر یہ کہ ایمان کی سلامتی کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہئے کہ اُس کے فضل کے بغیر کوئی بھی کام نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایمان کی مضبوطی کے لئے ہر قسم کے ٹیڑھے پن سے بچنے کے لئے یہ دعا بھی سکھائی ہے کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ .... (آل عمران: 9) کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں ہدایت دے، ہمیں ہدایت دینے کے بعد کبھی ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے اور اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تُو بہت عطا کرنے والا ہے۔

پس ایمان کی سلامتی بھی خدا تعالیٰ کی رحمت سے ملتی ہے، خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہوتی ہے۔ اس لئے ایک عاجز بندہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی مدد کا طلبگار رہتا ہے اور رہنا چاہئے۔ بعض لوگ بعض دفعہ مجھے خط بھی لکھ دیتے ہیں کہ اگر حضرت مسیح موعود کو نبی نہ کہو یا لوگوں کے سامنے اس کا اظہار نہ کیا جائے تو کیا حرج ہے؟ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے سے ہی اس قسم کی باتیں ہوتی تھیں کہ اس سے جو مخالفت ہے اس میں کمی آ جائے گی۔ اس لئے اگر یہ لفظ نہ استعمال کیا جائے تو کیا حرج ہے؟

حضرت مسیح موعود ایک جگہ اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ: ’’جو امور سماوی ہوتے ہیں اُن کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہئے‘‘ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کا جو بیان ہو گیا اور جو باتیں خدا تعالیٰ نے کہہ دیں، اُن کو کہنے سے ڈرنا نہیں چاہئے) ’’اور کسی قسم کا خوف کرنا اہلِ حق کا قاعدہ نہیں۔ صحابہ کرام کے طرزِ عمل پر نظر کرو۔ وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور جو کچھ اُن کا عقیدہ تھا وہ صاف صاف کہہ دیا اور حق کہنے سے ذرا نہیں جھجکے، جبھی تو .... (المائدہ:55) کے مصداق ہوئے‘‘ .... پس فرمایا: یہ الہام تو دوسروں کو بھی ہو جاتے ہیں لیکن کثرت سے جو الہام ہوتے ہیں، کثرت سے اللہ تعالیٰ جو باتیں کرتا ہے تو یہی نبوت کا مقام ہے اور اس تعریف کی رو سے مَیں نبی ہوں۔ ورنہ الہام تو اوروں کو بھی ہو جاتے ہیں۔ ....

پس جب مسیح موعود ماننا ہے تو نبی بھی ماننا ضروری ہے۔ باقی رہی مخالفتیں، تو وہ الٰہی جماعتوں کی ہوتی ہیں اور ہوتی رہیں گی اور یہی الٰہی جماعتوں کی نشانی ہے کہ اُن کی مخالفتیں ہوتی ہیں۔ بڑے بڑے جابر سلطان اور اُن کے جتھے مقابل پر کھڑے ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ترقی کرتی چلی جاتی ہے اور آخر ایک وقت ایسا آتا ہے جب یہ تمام جتھے ختم ہو جاتے ہیں، تمام طاقتیں اپنی موت آپ مر جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہی غالب آتی ہے کہ ....

(المجادلہ: 22) کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ مَیں اور میرے رسول ہی غالب آئیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے خلاف تدبیریں کرنے والے تمام متکبر خود اپنی ہی تدبیروں کے جال میں پھنس جائیں گے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے جتھے اور ہمارے اوپر ہمارے دنیاوی آقاؤں کی چھت ہمیں نبی اور اس کی جماعت کے خلاف تدبیروں میں کامیاب کر دے گی تو یہ اُن کی بھول ہے۔ آخری کامیابی یقیناً الٰہی جماعتوں کی ہی ہوتی ہے۔ سازشوں اور جھوٹی سکیمیں بنانے میں چاہے جتنے بھی اُن کے ذہن تیز ہوں، وہ خدا تعالیٰ کی تدبیروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی مومنوں کو یہ کہہ کر تسلی فرمائی ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا ایک اصولی فیصلہ اور عمل ہے کہ............ (فاطر: 44) کہ گندی اور ناپاک تدبیریں تو ان تدبیر کرنے والوں کے علاوہ کسی کو گھیرے میں نہیں لیتیں۔ یعنی صرف وہی اُس کے گھیرے میں آ جاتے ہیں۔ بے شک خدا تعالیٰ کے دوسرے قانون کے تحت قربانیوں کا دور بھی چلتا ہے لیکن آخری کامیابی خدا والوں کو ہی ہوا کرتی ہے۔ نبی اور اس کی جماعت کو ہی ہوا کرتی ہے اور اس کے دشمن یقیناً سزا کے مورد بنتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی سنت کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ یہ ایسی نہ تبدیل ہونے والی سنت ہے............ اس کے بڑے نمونے تو خدا تعالیٰ اپنے وقت پر دکھائے گا جیسا کہ اس دوسری آیت میں ذکر ہے جس کی میں نے تلاوت کی ہے۔ لیکن مومنوں کے ایمان کی مضبوطی کے لئے اللہ تعالیٰ مختلف وقت میں اِن تکبر کرنے والوں اور حق کے مخالفین کی تدبیروں اور کوششوں کی ناکامی کے چھوٹے چھوٹے نظارے دکھاتا رہتا ہے۔

گزشتہ دنوں انڈونیشیا میں اِن نام نہاد مُلّاؤں کے چیلوں نے جو ظالمانہ کارروائی کی اور وہ خود بھی اُس میں شامل تھے۔ اِس کے بعد مُلّاں کو مزید جرأت پیدا ہوئی اور باقی جگہوں کے اِن نام نہاد مولویوں نے بھی کہا کہ ہم کیوں پیچھے رہ جائیں۔ چنانچہ انہوں نے اعلان کیا کہ یکم مارچ کو جکارتہ میں ایک بڑا جلوس نکالا جائے گا جس میں لاکھوں آدمی شامل ہوں گے اور انہوں نے اُس کی بڑی تیاری کی تھی اُس جلوس میں ہمارا یہ مطالبہ ہوگا کہ احمدیوں کو مکمل طور پر بین (Ban) کرو۔ یہ اپنے آپ کو (۔) کہنا چھوڑ دیں۔ یا پھر اگر (۔) کہلوانا ہے تو ہمارے میں شامل ہو جائیں۔ ورنہ ہم اُس وقت تک اس احتجاج کو جاری رکھیں گے جب تک یا حکومت یہ فیصلہ نہیں کر دیتی یا صدر مملکت کو ہم اُن کے صدارتی محل سے باہر نہیں نکال دیتے۔ اور جتنا بڑا plan تیار ہو رہا تھا اس پر جماعت انڈونیشیا کو بھی خیال تھا اور فکر بھی تھی کہ اس مخالفت، احتجاج اور جو جلوس کا اِن کا plan ہے اس کی شدت کا جو اندازہ لگایا جا رہا ہے، وہ بہت زیادہ ہوگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ معمولی سا اور بے وقعت قسم کا ایک جلوس نکلا اور وہ بھی اپنے وقت سے بہت پہلے ختم ہو گیا۔ اِن کے جلوس کے اِس plan سے چند دن پہلے اللہ تعالیٰ نے حکومتی پروردہ مولویوں کے دل میں یہ ڈالا کہ ہم جلسہ کریں، اور ایک بہت بڑا جلسہ ہو گیا جس میں صدر مملکت خود بھی چلے گئے۔ اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے ان کی جو تدبیریں تھیں اُن کے ردّ کرنے کے سامان پیدا فرما دیئے۔ بہرحال ہمارے تو نہ یہ حکومتی مولوی سگے ہیں نہ حکومت مخالف مولوی۔ لیکن اللہ تعالیٰ بعض اوقات ایسے سامان پیدا فرما دیتا ہے کہ مخالفین کی آپس میں سر پھٹول ہو جاتی ہے۔ تو اِس جلسے کی وجہ سے جو پہلے ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اِس شدت پسند جلوس کے ناکام ہونے کے سامان پیدا فرما دیئے۔ بہرحال ہم حکومت کے بھی شکرگزار ہیں کہ اس کے بعد سے عمومی طور پر حکمرانوں کا رویہ، سوائے ایک دو وزراء کے، جماعت کے حق میں بہتر رہا ہے۔

یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ جس طرح لاہور کی شہادتوں کے بعد افریقہ کے بعض علاقوں میں اللہ تعالیٰ نے افرادِ جماعت کے اخلاص اور وفا کے نظارے دکھائے اور اُن میں بیعتیں بھی ہوئیں، اسی طرح انڈونیشا کے واقعہ نے بھی جماعت کے حق میں راستے کھولے ہیں اور سعید فطرت لوگوں کو حق پہچاننے کی توفیق ملی ہے۔

افریقہ کے ایک ملک سے مربی صاحب نے لکھا کہ مَیں نے انٹرنیٹ پر انڈونیشیا کا یہ واقعہ دیکھا اور سخت بے چینی تھی، بڑی جذباتی کیفیت تھی۔ میں اُس کو دیکھ کر روتا رہا۔ کہتے ہیں کہ اُسی دن اتفاق سے شام کو علاقے کے بعض غیر از جماعت معززین اور اُن کے علماء کے ساتھ ایک (۔) نشست تھی تو کہتے ہیں کہ مَیں نے اُس میں ٹی وی پر یہ جو ساری بہیمانہ کارروائی ہوئی تھی اُس کی ریکارڈنگ لگا دی اور اُن مہمانوں سے کہا کہ پہلے آپ یہ دیکھ لیں پھر بات شروع کرتے ہیں۔ اور اس کی تفصیل بھی بتا دی کہ احمدیوں کے ساتھ یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب مَیں نے یہ ریکارڈنگ لگائی ہے تو ابھی ایک منٹ بھی نہیں گزرا تھا کہ ایک مَعْلَم (وہاں کے علماء جو مولوی یا امام ہیں اُن کو افریقہ میں مَعْلَم کہتے ہیں) کھڑے ہو گئے اور اُن کا جو طریقہ ہے سر پر ہاتھ رکھ کے دھاڑیں مار مار کے رونے لگ گئے کہ یہ مسلمان ہیں جو یہ ظلم و بربریت کا مظاہرہ کر رہے ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر یہ سب کچھ کر رہے ہیں؟ کہنے لگے کہ ایسے مسلمانوں کے اس اسلام سے تو مَیں توبہ کرتا ہوں اور مَیں اعلان کرتا ہوں کہ مَیں آج سے احمدی ہوں۔ میری فوری بیعت لے لیں۔ وہ مذہبی بحث تو بعد میں ہونی تھی، جو مجلس لگنی تھی وہ تو بعد میں ہونی تھی، اُس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے ایک بڑے امام کو اِن کی حرکتیں دیکھ کے بیعت کرنے کی توفیق عطا فرما دی اور پھر کہتے ہیں کہ آگے انہوں نے کہا کہ میں یہ بھی عہد کرتا ہوں کہ اِن تین شہداء کے بدلے انشاء اللہ تعالیٰ میں تین گاؤں احمدیت (۔) کی گود میں لاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ اُن کو توفیق عطا فرمائے۔

تو دشمن چاہے چھپ کر تدبیر کرے، پیار بھرے انداز میں تدبیریں کرے یا کھل کر دشمنی کرے تاکہ یہ نبی کے ماننے والے خوفزدہ ہو کر یا کسی طریقے سے بھی پیچھے ہٹ جائیں لیکن مضبوط ایمان والوں کا خوفزدہ ہونا تو ایک طرف رہا ان کی تدبیریں نیک فطرتوں کے سینے فوراً کھول کر احمدیت کے حق میں ایسی ہوا چلاتی ہیں کہ جو کام ہمارے (۔) سال میں نہیں کر سکتے وہ دشمنوں کے مکروں سے ہمارے حق میں ایک لمحے میں ہو جاتا ہے۔ پس کون ہے جو خدا تعالیٰ کے کاموں کو روک سکے؟ لیکن ان تکبر کرنے والوں کو کبھی سمجھ نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ وہ اپنی سنّت میں تبدیلی نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کی سنت ایک اُس کی تقدیر غالب آنے کی سنّت ہے اور دوسرے ایسے ظالموں کو تباہ کرنے کی سنت ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وارننگ ہے کہ اگر پہلے لوگ اس مخالفت کی وجہ سے اپنے بدانجام کو پہنچے تو آج بھی وہی خدا ہے اور اُسی طاقتوں کے مالک خدا کے وعدے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا زمین میں نہیں پھرے۔............ کہ کیوں دیکھتے اور جائزہ نہیں لیتے کہ قوموں کی تباہی کی تاریخ تمہیں کیا بتا رہی ہے۔

آج کل تو ٹی وی پروگراموں میں، رسالوں میں، گھر بیٹھے ہی پُرانے دفینوں کے نظارے ہو جاتے ہیں کہ کتنی قومیں تھیں جو مختلف آفات کی وجہ سے دفنا دی گئیں، پوری کی پوری بستیاں زمین میں دفن ہو گئیں۔ بلکہ اس زمانے میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جب زلزلے آتے ہیں تو کئی بستیاں دفن ہو جاتی ہیں۔ تو عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے یہ بھی بڑا عبرت کا مقام ہے۔ قرآنِ کریم میں ان کا ذکر فرما کر اللہ تعالیٰ نے (۔) کو تو عقل کے ناخن لینے کی پہلے ہی ہدایت کر دی تھی کہ ہوش سے کام لینا، اس قسم کی حرکتیں نہ کرنا کہ پہلی تاریخ تم پر بھی دہرائی جائے۔ لیکن افسوس کہ (۔) باوجود اس تنبیہ کے اس عبرتناک تنبیہ کو بھول گئے۔ اللہ تعالیٰ ہر بڑے تکبر کرنے والے اور اپنی تدبیروں پر بھروسہ کرنے والے اور اپنی طاقت کے گھمنڈ میں سرشار کو فرماتا ہے کہ تمہارے یہ تکبر کچھ کام نہیں آئیں گے۔ فرمایا (۔) کہ وہ بڑے طاقتور لوگ تھے جو تمہارے سے پہلے تھے۔ ایک تو وہ تمہاری آج کی حکومتوں سے زیادہ طاقتور تھے۔ دوسرے اُن نبیوں کے مقابلے میں بہت زیادہ طاقتور تھے۔ دنیاوی حیثیت سے نبیوں کی کوئی حیثیت نہیں تھی لیکن جب اللہ تعالیٰ کی لاٹھی چلی، جب اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو فنا کرنے کا ایک فیصلہ کیا تو سب فنا ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ

کریم میں اس سنّت کا ذکر فرما کر ہر زمانے کے طاقتور اور فرعون اور ان کے پروردوں کو بتا دیا کہ ایک تو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے مقابلے میں تمہاری طاقت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ دوسرے اللہ والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی حمایت کا اعلان بظاہر اُن کی کمزور حالت کے باوجود انہیں طاقتور بنا دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طاقت اُن کے پیچھے ہوتی ہے اور طاقتور سمجھے جانے والے، ایک وقت ایسا آتا ہے کہ قصہ پارینہ بن جاتے ہیں، ختم ہو جاتے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں تھے اور کہاں گئے؟ پس اللہ والوں کے مخالفین کو ہوش کرنی چاہئے اور اس حقیقت کو سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کا مقابلہ اللہ تعالیٰ سے مقابلہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ وہ ہے کہ فرمایا .... کہ آسمان اور زمین میں کوئی نہیں جو اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکے۔ پس ایک بیوقوف قوم جو ہے وہ یہی سمجھتی ہے یا بعض علاقوں کے، بعض ملکوں کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم طاقتور ہیں۔ ہم ان تھوڑے سے اور معمولی حیثیت کے لوگوں کو زیر کر لیں گے۔ دنیاوی نظر سے دیکھا جائے تو یہ بیوقوفی نہیں، بڑی صحیح سوچ ہے کیونکہ طاقتور اور چالاک غالب آ جاتے ہیں۔ اور جب ہم دنیا کے حالات دیکھتے ہیں، آج کل بھی دیکھ لیں، طاقتور اور چالاک ہی ہیں جنہوں نے دنیا پر حکومت کی ہوئی ہے، حکومت کر رہے ہیں اور بظاہر مومن کہلانے والے اُن کے قبضے میں ہیں لیکن یہاں مقابلہ دنیا والوں کا دنیا والوں کے ساتھ نہیں ہے۔ جب جماعت احمدیہ کا سوال آتا ہے، جب حضرت مسیح موعود کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کا سوال آتا ہے تو دنیا والوں کا مقابلہ اللہ والوں کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ ایک الٰہی جماعت کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ پس یہاں دنیاوی اصول نہیں چلے گا بلکہ یہاں وہ جیتے گا جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کھڑا ہو کر یہ اعلان فرمائے گا کہ .... اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ جسے کوئی عاجز کر سکے۔

پس آج اس زمانے میں ہمارے لئے یہ خوشخبری ہے لیکن ساتھ ہی ایک ذمہ داری کی طرف بھی توجہ ہے کہ اُس اللہ والے سے حقیقی رنگ میں جُڑ کر اللہ تعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا کریں۔ اُن لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کریں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ کی سنّت خاص نشان دکھاتی ہے۔ اپنی عبادتیں، اپنی دعائیں، اپنے عمل اس نہج پر چلانے کی کوشش کریں جس کی نشاندہی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دی ہے اور جس کو کھول کر زمانے کے امام حضرت مسیح موعود اور مہدی موعود نے ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ اگر ہم نے اس اصول کو حقیقت میں پکڑ لیا تو چاہے پاکستان کے طاقتور ہوں یا انڈونیشیا کے یا بنگلہ دیش کے یا کسی عرب ملک کے یا کسی بھی ملک کے ہوں، وہ سب طاقتوں اور قدرتوں والے خدا کے سامنے کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ جس کے علم نے یہ لکھ چھوڑا ہے کہ اللہ والے ہی غالب آیا کرتے ہیں۔ جن کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی مدد اور تائید ہو وہی غالب آیا کرتے ہیں۔ پس ان مخالفین کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے اشارے کو سمجھیں اور اپنی اصلاح کی کوشش کریں ورنہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے تو غالب آنا ہے۔ اُس وقت کوئی عذر کام نہیں آئے گا کہ یہ وجہ ہو گئی اور وہ وجہ ہو گئی۔ جب اللہ تعالیٰ کی آخری تقدیر چلتی ہے تو پھر سب کچھ فنا ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کے بعض اقتباسات پیش کرتا ہوں۔ ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ:

''خدا تعالیٰ ان متکبر (۔) کا تکبر توڑے گا اور انہیں دکھلائے گا کہ وہ کیونکر غریبوں کی حمایت کرتا ہے اور شریروں کو جلتی ہوئی آگ میں ڈالتا ہے۔ شریر انسان کہتا ہے کہ مَیں اپنے مکروں اور چالاکیوں سے غالب آ جاؤں گا اور مَیں راستی کو اپنے منصوبوں سے مٹا دوں گا۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرت اور طاقت اسے کہتی ہے کہ اے شریر میرے سامنے اور میرے مقابل پر منصوبہ باندھنا تجھے کس نے سکھایا؟ کیا تُو وہی نہیں جو ایک ذلیل قطرہ رحم میں تھا؟ کیا تجھے اختیار ہے جو میری باتوں کو ٹال دے؟''۔

(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد نمبر7 صفحہ 67)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''ہمیشہ یہ امر واقع ہوتا ہے کہ جو خدا کے خاص حبیب اور وفادار بندے ہیں اُن کا صدق خدا کے ساتھ اُس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ یہ دنیادار اندھے اُس کو دیکھ نہیں سکتے۔ اس لئے ہر ایک (۔) میں سے اُن کے مقابلہ کے لئے اُٹھتا ہے اور وہ مقابلہ اس سے نہیں بلکہ خدا سے ہوتا ہے۔ بھلا یہ کیونکر ہو سکے کہ جس شخص کو خدا نے ایک عظیم الشان غرض کے لئے پیدا کیا ہے اور جس کے ذریعے سے خدا چاہتا ہے کہ ایک بڑی تبدیلی دنیا میں ظاہر کرے، ایسے شخص کو چند جاہل اور بزدل اور خام اور ناتمام اور بے وفا زاہدوں کی خاطر سے ہلاک کر دے''۔ فرمایا کہ ''اگر دو کشتیوں کا باہم ٹکراؤ ہو جائے'' (دریا میں دو کشتیوں کا ٹکراؤ ہو جائے تو) ''جن میں سے ایک ایسی ہے کہ اس میں بادشاہِ وقت جو عادل اور کریم الطبع اور فیاض اور سعید النفس ہے، مع اپنے خاص ارکان کے سوار ہے۔ اور دوسری کشتی ایسی ہے جس میں چند چوہڑے یا چمار یا سانسی بدمعاش بدوضع بیٹھے ہیں۔ اور ایسا موقع آ پڑا ہے کہ ایک کشتی کا بچاؤ اس میں ہے کہ دوسری کشتی مع اس کے سواروں کے تباہ کی جائے تو اب بتلاؤ کہ اُس وقت کونسی کارروائی بہتر ہو گی؟ کیا اُس بادشاہ عادل کی کشتی تباہ کی جائے گی یا اُن بدمعاشوں کی کشتی کہ جو حقیر و ذلیل ہیں تباہ کر دی جائے گی۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ بادشاہ کی کشتی بڑے زور اور حمایت سے بچائی جائے گی اور اُن چوہڑوں چماروں کی کشتی تباہ کر دی جائے گی اور وہ بالکل لاپرواہی سے ہلاک کر دیئے جائیں گے اور اُن کے ہلاک ہونے میں خوشی ہو گی کیونکہ دنیا کو بادشاہِ عادل کے وجود کی بہت ضرورت ہے اور اُس کا مرنا ایک عالَم کا مرنا ہے۔ اگر چند چوہڑے اور چمار مر گئے تو اُن کی موت سے کوئی خلل دنیا کے انتظام میں نہیں آ سکتا۔ پس خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ جب اُس کے مرسلوں کے مقابل پر ایک اور فریق کھڑا ہو جاتا ہے تو گو وہ اپنے خیال میں کیسے ہی اپنے تئیں نیک قرار دیں اُنہیں کو خدا تعالیٰ تباہ کرتا ہے اور اُنہیں کی ہلاکت کا وقت آ جاتا ہے کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ جس غرض کے لئے اپنے کسی مرسل کو مبعوث فرماتا ہے اُس کو ضائع کرے کیونکہ اگر ایسا کرے تو پھر وہ خود اپنی غرض کا دشمن ہو گا اور پھر زمین پر اُس کی کون عبادت کرے گا؟ دنیا کثرت کو دیکھتی ہے اور خیال کرتی ہے کہ یہ فریق بہت بڑا ہے، سو یہ اچھا ہے''۔ (یعنی بڑا ہونے کی وجہ سے یہی ٹھیک ہیں) ''اور نادان خیال کرتا ہے کہ یہ لوگ ہزاروں لاکھوں (۔) میں جمع ہوتے ہیں، کیا یہ بُرے ہیں؟ مگر خدا کثرت کو نہیں دیکھتا وہ دلوں کو دیکھتا ہے۔ خدا کے خاص بندوں میں محبتِ الٰہی اور صدق اور وفا کا ایک ایسا خاص نور ہوتا ہے کہ اگر مَیں بیان کر سکتا تو بیان کرتا لیکن مَیں کیا بیان کروں؟ جب سے دنیا ہوئی اس راز کو کوئی نبی یا رسول بیان نہیں کر سکا۔ خدا کے باوفا بندوں کی اس طور سے آستانہ الٰہی پر روح گرتی ہے کہ کوئی لفظ ہمارے پاس نہیں کہ اس کیفیت کو دکھلا سکے''۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن۔ جلد20 صفحہ 71-72)

پس مخالفین کی ہزاروں کوششوں نے آپ کی ترقی میں ذرا سا بھی فرق نہیں ڈالا۔ اس لئے کہ ان کے ہر مکر اللہ تعالیٰ اُن پر اُلٹا دیتا تھا اور آج تک یہ نظارے ہم دیکھ رہے ہیں۔ اور جب تک ہم اپنے ایمانوں میں مضبوط رہیں گے، ہم جماعتی ترقی کے نظارے دیکھتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''یہ اُن لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ مَیں وہ درخت ہوں جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود کے کلام کی سچائی تو ہم دیکھ رہے ہیں۔ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا سلوک تو ہم دیکھ رہے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق ایشیا کے ممالک میں بھی اور جزائر میں بھی، یورپ میں بھی اور امریکہ میں بھی اور افریقہ کے سرسبز علاقوں میں بھی اور

ریگستانوں کی دور دراز آبادیوں میں بھی احمدیت کو پھیلا دیا ہے، اور بڑی شان سے نہ صرف پھیلا دیا ہے بلکہ بڑی شان سے پنپ رہی ہے، بڑھ رہی ہے اور پھیل رہی ہے۔ ہر احمدی کی ہر قربانی ہمارے لئے نئی منزلوں کے حصول کا ہی ذریعہ بنتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اِن فضلوں کا حصہ بننے کے لئے، اپنے ایمانوں کی مضبوطی کے لئے پہلے سے بڑھ کر ہمیں دعائیں کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کے حالات جس تیزی سے بدل رہے ہیں اور کروٹ لے رہے ہیں یہ (۔) احمدیت کے حق میں عظیم نظارے دکھانے والے بننے والے ہیں۔ اور اس کے لئے بڑی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ پس ان دنوں میں خاص طور پر، خاص طور پر دعاؤں پر، دعاؤں پر بہت زور دیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری پردہ پوشی بھی فرمائے اور ہمارا کوئی عمل ایسا نہ ہو جو ہمیں اس ترقی کو دیکھنے سے محروم رکھے۔

آخر میں ایک افسوسناک اعلان ہے۔ ایک جنازے کا اعلان ہے میں ابھی جمعہ کی نماز کے بعد جنازہ پڑھاؤں گا جو مکرم ترازی مرزوکی صاحب المعروف امام ادریس کا جنازہ ہے۔ مراکش کے تھے۔ گزشتہ دنوں پچھتر (75) سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔..........

انہوں نے 2002ء میں بیعت کی تھی اور امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارا وفد ان کے پاس جاتا تھا۔ بڑی (۔) نشستیں لگتی تھیں۔ امام تھے اور بڑے صاحبِ علم آدمی ہیں۔ مَیں اُن کو ملا ہوں۔ تو یہ کوئی نہ کوئی راستہ نکلنے کا، فرار کا نکال لیتے تھے۔ ماننا نہیں ہوتا تھا۔ علماء کی جس طرح ضد ہوتی ہے اس کا ان پر بھی اثر تھا۔ بہر حال کہتے ہیں ایک دن (۔) نشست تھی، ہم بیٹھے تھے۔ جنرل سیکرٹری صاحب نے کہا کہ ان سے باتیں کرنا تو یہی ہے کہ پتھروں سے سر ٹکرانا۔ تو ان کو چھوڑیں۔ اُس پر یہ کہتے ہیں کہ مَیں نے اٹھتے ہوئے اُن کو اعجاز المسیح جو کتاب ہے وہ دے دی کہ اس کو پڑھیں اور چند دنوں کے بعد وہ آئے اور کہا کہ میری بیعت لے لیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کی اور جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ احمدیت قبول کرنے سے پہلے فرانس میں strasburg کی ائمہ کمیٹی کے مستقل رُکن تھے اور مسلمانوں کی مسجد میں خطبہ بھی دیا کرتے تھے۔ تمام ائمہ ان کی قابلیت اور ایمانداری کی تعریف کرتے تھے لیکن جب لوگوں کو ان کی احمدیت کا پتہ چلا تو سب نے مخالفت شروع کر دی جس پر انہوں نے خود ہی امامت کا کام چھوڑ دیا۔

میری ملاقات ان سے پہلی دفعہ 2003ء میں فرانس کے جلسے میں ہوئی تھی۔ گزشتہ سال جب مَیں فرانس گیا ہوں تو ان کو کمزوری بہت زیادہ تھی اور نقاہت تھی۔ بیماری بہت بڑھ گئی تھی۔ strasburg میں گیا ہوں وہاں تشریف لائے اور امیر صاحب کو کہا کہ آپ ہر دفعہ کہتے تھے کہ خلیفۃ المسیح سے ملاقات کے لئے لندن چلو لیکن ڈاکٹر مجھے سفر کی اجازت نہیں دیتا تھا اور مجھے بہت زیادہ تکلیف بھی تھی لیکن اب دیکھیں اللہ تعالیٰ نے کیسا انتظام کیا ہے کہ خلیفۂ وقت خود میرے پاس آ گئے ہیں۔ خلافت سے آپ کو بے پناہ عشق تھا۔ قرآنِ مجید ہاتھ سے لکھ رہے تھے۔ جب میں Strasburg گیا ہوں تو مجھے بھی انہوں نے بتایا کہ مَیں ہاتھ سے لکھ رہا ہوں۔ ان کی لکھائی بھی اچھی تھی۔ مجھے کہا کہ جب مَیں اسے ختم کر لوں گا تو مَیں آپ کو تحفے کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وفات کے وقت بھی ان کے سرہانے قرآنِ کریم اور صد سالہ جوبلی کا سوونیئر پڑا تھا۔ عاملہ کے اجلاسات کے لئے اکثر اپنا گھر پیش کیا کرتے تھے۔ Strasburg (۔) کے لئے جب چندے کی تحریک کی گئی تو جو بھی ان کے پاس رقم موجود تھی ساری کی ساری انہوں نے پیش کر دی۔ اللہ تعالیٰ اِن سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور اُن کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ ان کے بچے اور باقی عزیز رشتے دار تو احمدی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے بھی سینے کھولے اور اُن کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شمائل احمد

حضرت بانی سلسلہ کا پاکیزہ بچپن

حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق نعمانی صاحب بیان فرماتے ہیں۔

میاں جان محمد صاحب مرحوم اور گلاب نجار یہ اور ایک ضعیف العمر ہندو جاٹ جو حضرت بانی سلسلہ سے بیس برس بڑا تھا اور قادیان سے دو کوس کے فاصلہ پر ایک گاؤں کا رہنے والا تھا اور اپنے گاؤں کا نمبردار بھی تھا یہ تینوں حضرت میرزا غلام مرتضٰی صاحب اور میرزا غلام قادر صاحب کی خدمت میں بچپن سے بہت رہے ہیں تاوقتیکہ ان دونوں صاحبان نے وفات پائی سوائے ان کے اور لوگوں سے اور بڑھیا عورتوں سے میں نے یوں سنا ہے اور مجھے سننے اور آپ کے حالات دریافت کرنے کا شوق بھی تھا۔ ان سب کا متفق اللفظ یہ بیان ہے کہ مرزا غلام احمد اپنے بچپن کے زمانہ سے اب تک جو چالیس سے زیادہ ہو گئے نیک بخت اور صالح تھے اکثر گوشہ نشین رہتے تھے سوائے یادِ الٰہی اور کتب بینی کے آپ کو کسی سے کوئی کام نہ تھا کھانا بھیج دیا تو کھا لیا کپڑا بنا کے دے دیا تو پہن لیا اور اپنے والدین کے دنیاوی معاملات و امور میں فرماں بردار اور ان کے ادب اور احترام میں فروگذاشت نہیں کرتے تھے بچپن میں جو کبھی بچوں میں کھیلتے تو کوئی شرارت یا جھوٹ یا فریب نہ کرتے نہ مار پیٹ اور شور کرتے ہاں کئی بار ایسا ہوا کہ لڑکے کی بھوک محسوس کرتے تو والدہ سے روٹی لا کر دے دیتے خود حضرت اقدس نے ایک بار اپنی زبان مبارک سے یہ فرمایا۔ ایک لڑکا بھوک سے مضطرب تھا اور روٹی کا وقت بھی گزر چکا تھا۔ والدہ صاحبہ گھر نہیں تھیں۔ ہم نے چپکے سے سیر بھر کے قریب دانے (غلہ) نکال کر اس کو دے دیئے تا کہ وہ بھنا کر اپنا پیٹ بھر لے۔ پھر آپ یہ بات بیان کر کے ہنستے رہے ایک دفعہ ذکر آیا تو فرمایا کہ آج تک ہم نے کسی کو تھپڑ تک نہ مارا اور نہ کوئی کہہ سکتا ہے۔

ان لوگوں کا بیان ہے کہ جب مرزا غلام مرتضٰی صاحب سے کوئی رئیس یا حاکم ملنے کے لئے آتا تو وہ دریافت کرتا کہ مرزا صاحب کہ آپ کے بڑے صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب سے تو ملاقات ہو جاتی ہے اور وہ ملتے جلتے رہتے ہیں لیکن سنتے ہیں کہ آپ کے اور بھی ایک صاحبزادہ ہے ان سے کبھی ملاقات ہوئی اور نہ دیکھے ان کو بلواؤ تو سہی دیکھ ہی لیں جناب میرزا صاحب فرماتے کہ ہاں میرا دوسرا لڑکا غلام قادر سے چھوٹا ہے تو سہی پر وہ تو الگ ہی رہتا ہے وہ ایک دلہن ہے لڑکا نہیں لڑکی ہے شرم سے کسی سے ملاقات نہیں کرتا میں بلواتا ہوں ان میں سے جن کا ذکر اوپر لکھ چکا ہوں جو حاضر ہوتا بلوانے کے لئے بھیجتے پس آپ نظر بر پشت پا دوختہ والد کے پاس ذرا فاصلہ سے آ کر آنکھیں نیچی کر کے بیٹھ جاتے اور یہ عادت تھی کہ بایاں ہاتھ اکثر منہ پر رکھ لیا کرتے تھے اور کچھ نہ بولتے اور نہ کسی کی طرف دیکھتے مرزا غلام مرتضٰی صاحب فرماتے کہ آپ نے اس دلہن کو دیکھ لیا۔

(تذکرۃ المہدی ص 298)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم محمد ارشد ظفر صاحب صدر محلّہ دارالیمن وسطی حمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نواسی ثمرن سمیر واقفہ نو بنت مکرم ملک سمیر احمد سہیل صاحب کیلگری کینیڈا نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین سال دس ماہ میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کرلیا ہے۔ بچی کو قرآن کریم اس کی والدہ مکرمہ طیبہ سمیر صاحبہ نے پڑھایا ہے۔ اس کی تقریب آمین مورخہ 23 مارچ 2011ء کو بیت النور کیلگری کینیڈا میں منعقد کی گئی۔ مکرم ناصر محمود بٹ صاحب مربی سلسلہ کیلگری نے قرآن کریم کی چند سورتیں سنی اور دعا کروائی۔ موصوفہ مکرم خلیق احمد صاحب کی پوتی ہے اور والد کی طرف سے حضرت شیخ محمد دین صاحب آف کھارا رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز نیک قسمت اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

تصحیح

❁ مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

استاذی المکرّم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کا مضمون ''بھائی ابراہیم چکی والے'' مورخہ 22/اپریل 2011ء کے الفضل میں شائع ہوا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے تحریر کیا ہے کہ ''ان سے اگلا مکان قادیان والے ابوالفضل محمود صاحب کا تھا ساتھ ان کے داماد مولانا رشید احمد چغتائی تھے۔'' مکرم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی ابوالفضل محمود صاحب کے برادر نسبتی تھے۔ مولانا کی بہن سعیدہ ابوالفضل کی بیگم تھیں۔ احباب درستی فرمالیں۔

ولادت

❁ مکرم محمود احمد صاحب ولد مکرم منظور احمد صاحب کارکن مجلس انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو واقف نو بیٹے مسعود احمد کے بعد دوسرے واقف نو بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام فرید احمد عطا فرمایا ہے نومولود مکرم مولوی رشید احمد صاحب ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرمہ مبارکہ بیگم بھٹی صاحبہ دختر مکرم سردار احمد خادم صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بہو مکرمہ منزہ چٹھہ صاحبہ زوجہ مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 16/اپریل 2011ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضور انور نے فوزان ندیم بھٹی عطا فرمایا ہے اور اسے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد انور چٹھہ صاحب ولد مکرم نور صاحب چٹھیاں والا ضلع وہاڑی حال مقیم جرمنی کا نواسہ اور مکرم احمد خان بھٹی صاحب کلسیاں ضلع شیخوپورہ کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو لمبی صحت والی زندگی دے، خادم دین اور ماں باپ کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

نکاح

❁ مکرم ظفر اقبال صاحب ڈوگر (ر) پولیس انسپکٹر دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ نازیہ اقبال صاحبہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 13 مارچ 2011ء کو محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نمائندگی میں مکرم مظہر اقبال مدثر صاحب منگلا ولد مکرم رائے فیروز خان صاحب منگلا مرحوم چک نمبر 152 شمالی سرگودھا حال مقیم لندن کے ساتھ مبلغ دس ہزار پونڈ حق مہر پر خاکسار کی رہائش گاہ واقع دارالعلوم شرقی نور ربوہ پر بعد نماز ظہر کیا۔ مکرمہ نازیہ اقبال صاحبہ مکرم چوہدری محمد حسین ڈوگر صاحب آف عہدی پور ضلع نارووال کی پوتی اور مکرم مظہر اقبال مدثر صاحب مکرم رائے محمد اقبال منگلا صاحب نمبر دار چک نمبر 152 شمالی سرگودھا کے چھوٹے بھائی اور مکرم رائے عطا محمد منگلا صاحب شہید چک نمبر 152 شمالی سرگودھا کی نسل سے ہیں۔ تقریب نکاح کے اختتام پر اختتامی دعا محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں ربوہ نے کروائی۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

❁ مکرم حافظ علی منیر صاحب واہ کینٹ سے اطلاع دیتے ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری منیر احمد صاحب کا بائی پاس مورخہ 28/اپریل 2011ء کو ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں متوقع ہے۔ احباب سے آپریشن کے کامیاب ہونے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب زعیم انصاراللہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد صادق صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ چیپ سائیکل سٹور ربوہ والے کا مورخہ 20/اپریل 2011ء کو دائیں ٹانگ کا جرمنی کے ایک ہسپتال میں میجر آپریشن ہوا ہے۔ آپ کو گزشتہ 25 سال سے شوگر کا مرض بھی لاحق ہے۔ محترمہ کی حالت قابل فکر ہے ابھی تک ہوش میں نہیں آئیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

❁ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب بھڑی شاہ رحمٰن ضلع گوجرانوالہ اطلاع دیتے ہیں۔

میری بیٹی عزیزہ ماریہ سلطان بیمار ہے نیز میرا بیٹا گلفام احمد ایک پیچیدہ اور تکلیف دہ مرض کا شکار ہے اور خاکسار بھی دو تین ہفتوں سے پیٹ اور سینے میں درد اور جلن کی وجہ سے بیمار اور پریشان ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا شافی مطلق محض اپنے فضل سے سب کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مشہور سائنسدان۔ لڈوگ وٹجن سٹین

26/اپریل 1889ء کو وی آنا میں پیدا ہوا۔ 1912ء میں تعلیم کا شوق اسے کیمبرج لے گیا جہاں رسل معلم تھا۔ پہلی عالمی جنگ میں فوجی خدمت انجام دینے کے دوران اپنی عظیم تصنیف (Logico Philosophicus Tractatus) مکمل کی۔ 1920ء میں بطور سکول ٹیچر کام کیا پھر باغبان کے طور پر 1929ء میں لیکچرار کی حیثیت سے کیمبرج واپس آ گیا اور فلسفیانہ تحقیق کا کام شروع کر دیا۔ اس کی موت 1951ء میں کیمبرج میں واقع ہوئی۔ اس نے تمام ریاضیات کو منطق کے قالب میں ڈھال دیا۔ وٹجن سٹین نے اپنی یادداشتوں کا جائزہ بار بار لیا اور ان پر غور و فکر کے بعد اپنا دوسرا شاہکار (Philosoprical Investigations) مرتب کیا جو اس کی موت کے بعد منظر عام پر آیا۔ اس نے بیسویں صدی کے آغاز میں ریاضیاتی منطق کا باب کھول دیا۔

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 53 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء و سٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
خورشید 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو منجذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
NASIR ناصر 1954 2011
نوجوانوں کے امراض و نفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی برمدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔
(رعائتی قیمت پیکنگ 25ML/130 روپے 120ML/500 روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399 ,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

ایم ٹی اے کے پروگرام

28/اپریل 2011ء

12-25 am	ریئل ٹاک
1-25 am	یسرنا القرآن
1-55 am	فقہی مسائل
2-35 am	چلڈرن کلاس
3-40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جولائی 2005ء
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-30 am	تلاوت
5-55 am	درس ملفوظات
6-10 am	لقاء مع العرب
7-20 am	فقہی مسائل
7-50 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
8-25 am	مسیح ہندوستان میں
9-05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جولائی 2005ء
10-15 am	جلسہ سالانہ ہالینڈ 18 جون 2006ء
11-00 am	تلاوت
11-20 am	چلڈرن کلاس
12-25 pm	یسرنا القرآن
1-00 pm	فیتھ میٹرز
2-00 pm	کچھ یادیں کچھ باتیں
3-10 pm	انڈونیشین سروس
4-15 pm	پشتو سروس
5-10 pm	تلاوت
5-30 pm	زندہ لوگ
6-05 pm	بنگلہ سروس
7-10 pm	ترجمۃ القرآن
8-20 pm	مشاعرہ
9-15 pm	درس ملفوظات
9-40 pm	فیتھ میٹرز
10-50 pm	یسرنا القرآن
11-30 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2006ء

فری مٹاپا کیمپ

فضل عمر ہسپتال میں فری مٹاپا کیمپ مورخہ 26/اپریل 2011ء کو 10 بجے تا 2 بجے آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں لگایا جائے گا۔ اس کیمپ میں جدید مشینوں کے ذریعہ ماہر ڈاکٹرز کی زیرنگرانی جسم میں چربی اور پٹھوں کی مقدار جانچنے / دوا اور خوراک تجویز کرنے میں مدد مل سکے گی۔ احباب و خواتین اس کیمپ سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم عمران راشد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم عبدالحفیظ خان صاحب دارالعلوم وسطی بعارضہ شوگر و بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے تایازاد بھائی مکرم منیر احمد صاحب ابن مکرم صوبیدار (ر) سعید احمد صاحب مرحوم آف واہ کینٹ کا 28/اپریل 2011ء کو ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں بائی پاس متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے بچاتے ہوئے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

گمشدہ کانٹے

مکرمہ مسرت آصف نواز خان صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ ایک عدد سونے کا کانٹا مورخہ 12/اپریل 2011ء کو دارالفضل سے طاہر آباد جاتے ہوئے راستے میں کہیں گر گیا ہے۔ جس شخص کو ملے وہ فون نمبر 0343-7793759 پر یا صدر صاحب طاہر آباد شرقی کو اطلاع دیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 26/اپریل	
طلوع فجر	4:00
طلوع آفتاب	5:26
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:46

البشیرز — اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ — جیولرز اینڈ بوتیک — ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510- 049-4423173

دلہن جیولرز — طالب دعا — قدیر احمد، حفیظ احمد
Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

wallstreet EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH Speed Remit
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

FD-10

جینٹس، بوائز، شلوار قمیص، جینٹس، بوائز ویسٹ کوٹ، لیڈیز گرلز، کے خوبصورت ملبوسات
رینبو فیشن
ریلوے روڈ ربوہ عبداللہ خان مارکیٹ 047-6214377

بلال کٹ پیس کلاتھ سینٹر
اعلیٰ قسم کے کپڑوں کی مردانہ ورائٹی دستیاب ہے۔
دکان نمبر 23 گراؤنڈ فلور حافظ مبارک علی شاہ شاپنگ سنٹر
بالمقابل نیو کلاتھ مارکیٹ حیدر آباد
پروپرائیٹر: محمد ظفر اللہ اخوند
0333-2788898

خصوصی رعایتی پیکج
ڈیجیٹل پاور کلر ڈاپلر الٹرا ساؤنڈ
جدید آپریشن تھیٹر و لیبر روم
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس کے ساتھ
بچے کی پیدائش ہو یا کسی بھی قسم کا آپریشن
Fetal Doppler detector اور CTG دوران حمل بچے کے دل کی دھڑکن معلوم کرنے کیلئے
پیدائش کے تمام مراحل میں لیڈی ڈاکٹر کا Cover
پرائیویٹ روم۔ AC روم اٹیچڈ باتھ مریضوں کیلئے جدید لفٹ کا انتظام
بروز اتوار پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ 0476213944 03156705199

KOHINOOR STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali
Tel:37630055-37650490-91 Fax:37630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ 047-6214458

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
042-37223228
37357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ